ادبی تبصرات و تعارف

ڈاکٹر الیاس صدیقی

ڈاکٹر الیاس صدیقی کی دیگر کتابیں

پہلا ایڈیشن 2001

پہلا ایڈیشن 2001 دوسرا ایڈیشن 2010 تیسرا ایڈیشن 2015

پہلا ایڈیشن 2010

پہلا ایڈیشن 2005 دوسرا ایڈیشن 2008

پہلا ایڈیشن 2008

پہلا ایڈیشن 2013

پہلا ایڈیشن 2008 دوسرا ایڈیشن 2009

پہلا ایڈیشن 2015

Printed at : NOORANI OFFSET PRESS @ 9372436080

(ISBN-978-93-5279-246-7)

© جملہ حقوق بحقِ مصنف محفوظ ہیں

ISBN : 978-93-5279-246-7

نام کتاب	:	ادبی تبصرات وتعارف
مصنف	:	ڈاکٹرالیاس صدیقی
کمپیوگرافی	:	اسلم حسین، صدیقی زیراکس، بھکو چوک، مالیگاؤں 423203
مطبع	:	نورانی آفسیٹ پریس، آزاد کمپلیکس، جونا آگرہ روڈ، مالیگاؤں
سنہ اشاعت	:	2017ء (بارِاوّل)
صفحات	:	360
تعداد	:	500 (پانچ سو)
قیمت	:	212 روپے
ناشر	:	ڈاکٹرالیاس صدیقی،
رابطہ	:	299 چونا بھٹی، گروواروارڈ، مالیگاؤں ضلع ناشک، 423203

Name of the Book : Adbi Tabseraat - wa - Ta-aaruf

Author : Dr. Ilyas Siddiqui
Address : 299, Chuna Bhatti, Guruwar Ward,
Malegaon, Dist. Nashik - 423203 (M.S.), India
Compiler : Dr. Shaheena Parwin Siddiqui.
Asst. Prof. M.S.G. College of Arts,
Science & Commerce, Malegaon Camp.
Mobile : 09226797320
E-mail ID : drilyassiddiqui@yahoo.com

(یہ کتاب قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، نئی دہلی کے مالی تعاون سے شائع کی گئی ہے۔ شائع شدہ مواد سے اُردو کونسل کا متفق ہونا ضروری نہیں ہے۔)

انتساب

میرے جملہ اساتذۂ کرام کے نام
جنھوں نے مجھے علم کی لازوال
دولت سے سرفراز فرمایا۔

Scanned with OKEN Scanner

عرضِ مرتب

ڈاکٹر شاہینہ پروین صدیقی

جس وقت میں نے والد محترم ڈاکٹر الیاس صدیقی صاحب کے مزاحیہ مضامین جمع کر کے شائع کرنے کا ارادہ ظاہر کیا تو انہوں نے مضامین کا ایک انبار میرے سامنے رکھ دیا اور فرمایا کہ اِن میں سے منتخب کرلو۔ میں نے اس انبار سے مزاحیہ مضامین منتخب کر لئے۔ جن مضامین کے مسودے دستیاب نہ تھے، انہیں اُن رسالوں سے حاصل کرلیا جن میں اِن کی اشاعت ہوئی تھی۔ پھر انہیں مرتب کر کے "ظرافت آمیز" کے نام سے ۱۹۱۵ء میں شائع کر دیا۔ اُسی وقت میں نے تہیہ کرلیا تھا کہ کسی وقت والد صاحب کے پیش لفظ، ادبی، تنقیدی اور تعارفی مضامین اور تبصرے بھی جمع کر کے اشاعت کیلئے ترتیب دوں گی۔ بعض وجوہات کی بناء پر انہیں جمع کرنے میں دیر ہوئی۔ اب جب مصروفیت نے اجازت دی تو میں نے والد صاحب سے اِن مضامین کی اشاعت کے سلسلے میں گفتگو کی اور انہوں نے بخوشی اجازت دے دی۔

میں نے اُن کی جملہ تحریروں کو جمع کرنے کا بیڑا اٹھایا۔ اِن میں سے بہت سی تحریریں جو مختلف اخبارات اور رسائل میں شائع ہوئی تھیں، انہیں حاصل کیا۔ جن کتابوں پر انہوں نے پیش لفظ لکھے تھے ان میں سے بعض کتابیں دستیاب نہیں تھیں، انہیں مالیگاؤں، دھولیہ، بھیونڈی اور دیگر مقامات سے حاصل کیا۔ وہ تحریریں جو اشاعت پذیر نہیں ہوئی تھیں ان کی نقول والد صاحب سے حاصل کیں۔ اِن سب کو یکجا کرنے کے بعد معلوم ہوا کہ یہ تو کوئی سو کی تعداد میں ہیں۔ سب کو ایک ساتھ شائع کرنے میں خدشہ یہ تھا کہ کتاب کی ضخامت میں کافی اضافہ ہو جائے گا اور پھر طباعت کے اخراجات بھی بڑھ جائیں گے۔ والد صاحب نے اطمینان دلایا کہ اخراجات کی فکر مت کرو۔ قومی کونسل برائے فروغِ اُردو زبان، نئی دہلی سے انشاء اللہ مالی اعانت مل جائے گی۔ ان سے حوصلہ پا کر میں نے مضامین کا انتخاب کر کے ترتیب دینے کا کام شروع کر دیا۔ اِس کتاب میں چار طرح کی تحریریں شامل ہیں۔ ایک تو والد صاحب کے تحریر کردہ وہ تعارفی مضامین ہیں جو کسی خاص موقع

کیلئے یا کسی ادبی اجلاس کے لئے تحریر کئے گئے تھے۔ بڑی تعداد کتابوں پر لکھے گئے پیش لفظ کی ہے۔ تیسری قسم کی تحریر وہ تبصرے ہیں جو انہوں نے مختلف کتابوں پر یا کسی شاعر یا ادیب کے فن پر تحریر کئے ہیں۔ اِن میں بعض شائع شدہ ہیں بعض غیر شائع شدہ۔ آخر میں ان مضامین کو جگہ دی گئی ہے جو یا تو کسی تنقید کے جواب میں لکھے گئے ہیں یا بطورِ تنقید تحریر کئے گئے ہیں۔ اس طرح کل ملا کر ۵۱ مضامین کو کتاب میں جگہ دی گئی ہے۔ میں قومی کونسل برائے فروغِ اُردو زبان، نئی دہلی کی شکر گذار ہوں کہ اس نے مالی اعانت دے کر اِن اہم مضامین کی اشاعت کی سبیل پیدا کی۔

اِن مضامین کی ادبی افادیت مسلّم ہے۔ ادب کے ایک طالب علم کے لئے اِن میں سیکھنے اور سمجھنے کا بڑا سرمایہ موجود ہے۔ اِن مضامین کا سب سے اہم یہ فائدہ ہے کہ اِن کے مطالعہ سے قاری تبصرہ نگاری کے فن سے نہ صرف واقف ہوتا ہے بلکہ اِن کے ذریعے وہ تبصرہ نگاری کی صلاحیت بھی اپنے اندر پیدا کر سکتا ہے۔ دوسری چیز خاکہ نگاری ہے۔ اِس کتاب میں جن شخصیات کے خاکے شامل ہیں، انہیں اِس انداز سے لکھا گیا ہے کہ اِن سے نہ صرف مذکورہ شخصیت کا بھرپور تعارف ہو جاتا ہے بلکہ ان کے عزت و وقار میں اضافہ بھی ہوتا ہے۔ یہ کتاب فن شعر اور اس کے لوازمات سے تعارف کے ساتھ ساتھ اچھے برے شعر کی شناخت بھی کرواتی ہے، نیز عروض، تشبیہ، استعارہ، علامت اور فن بلاغت کے مختلف اصولوں سے نہ صرف واقفیت ہوتی ہے بلکہ اِن کے معنی و مفہوم ذہن پر نہایت آسانی سے نقش بھی ہو جاتے ہیں۔ بعض تحریروں میں ضمنی طور پر جن عنوانات پر بحث کی گئی ہے وہ قاری کے علم میں اضافہ کرنے والے ہیں۔ مثلاً علم جمل، فن تاریخ نویسی، عروض، بحر وغیرہ۔ اِس نقطۂ نظر سے دیکھا جائے تو یہ کتاب علمی، شعری و ادبی معلومات کا ایک خزانہ ہے۔

دوسری خوبی جو میں نے اِن مضامین میں پائی وہ ہے فصاحت اور روانی۔ والد صاحب کی نثر نہایت دلکش اور رواں ہے۔ اِس میں ادبیت کی چاشنی کے ساتھ ساتھ تازگی اور توانائی بھی دکھائی دیتی ہے۔ والد صاحب کے اسلوب کو وضاحتی اسلوب کا نام دیا جا سکتا ہے۔ ان کی تحریریں اتنی مدلل اور جگہ جگہ مثالوں اور تمثیلات، اشعار و اقوال سے ایسی مزین ہیں کہ قاری کے دل کو

Scanned with OKEN Scanner

چھولیتی ہیں۔ ان کے پیش کردہ دلائل کو بمشکل ہی رد کیا جاسکتا ہے۔

تیسری خوبی یہ نظر آتی ہے کہ یہ مضامین والد صاحب کے گہرے اور متنوع مطالعے نیز تیز حافظے کی آئینہ دار ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ یہ کتاب اُردو شعر و ادب کی تفہیم و تدریس میں نہایت مددگار ثابت ہوگی۔ میں تو آگے بڑھ کر یہ عرض کرنا چاہوں گی کہ یہ کتاب یونیورسٹیوں کے نصاب میں داخل کرنے کے لائق ہے تاکہ ہندوستان کی یونیورسٹیوں میں شعر و ادب نیز زبان کے طلبہ و طالبات اس سے بیش از بیش فائدہ اُٹھاسکیں۔